تنقید و تبصرہ

صحیح مسلم (انگریزی ترجمہ): مترجم: عبدالحمید صدیقی
ناشر: شیخ محمد اشرف۔ تاجر کتب کشمیری بازار لاہور۔ قیمت درج نہیں۔ صفحات: ۸۰

امام مسلم کی مرتب کردہ احادیث کی کتاب "الجامع الصحیح" کے انگریزی ترجمے کی یہ پہلی جلد ہے، جو کتاب الایمان کی ایک سے لے کر ۲۳۹ تک حدیثوں کے ترجمے پر مشتمل ہے مترجم ہیں جناب عبدالحمید صدیقی صاحب۔ موصوف علمی و دینی حلقوں میں کافی متعارف اور انگریزی اور اردو دونوں زبانوں میں صاحب تصنیف ہیں۔ علوم دینیہ پر ان کی گہری نظر ہے، اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ان کا اپنا ایک مسلک ہے جس سے انھیں مستحکم لگاؤ ہے اور وہ اس نہج پر بڑی مستعدی اور محنت سے برسوں سے کام کر رہے ہیں۔

یہ کام کتنا بڑا اور مشکل ہے، اس کا اندازہ اس سے کیجیے کہ اب تک صحاح ستہ میں سے جن میں صحیح مسلم درجے میں صحیح بخاری کے بعد آتی ہے کسی کا انگریزی میں مکمل ترجمہ نہیں ہوا۔ نہ کسی مسلمان اہل قلم نے اس کی کوشش کی۔ اور نہ کسی مستشرق نے۔ صدیقی صاحب نے صرف متن کے ترجمے ہی پر اکتفا نہیں کیا ہے، بلکہ ہر صفحے پر جتنی جگہ ترجمے نے لی ہے اتنی ہی جگہ میں حواشی ہیں، جن میں حدیث کے مطالب کی تشریح اور ان کے راویوں کا مختصر ذکر ہے۔

امام مسلم جن کا پورا نام ابوالحسین عساکرالدین مسلم بن حجاج القشیری النیشاپوری ہے ۲۰۲ یا بعض روایات کے مطابق ۲۰۶ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے اپنے زمانے کے جلیل القدر محدثین سے علم حدیث حاصل کیا، جن میں امام بخاری سب سے ممتاز تھے۔ آپ صحیح معنوں میں امام بخاری کے شاگرد تھے۔ صحیح مسلم میں کل چار ہزار حدیثیں ہیں، جنھیں امام صاحب نے تین لاکھ کے مجموعے سے منتخب کیا۔

صدیقی صاحب نے مقدمے میں لکھا ہے کہ گو انھیں امت کے اس فیصلے سے پورا اتفاق

ہے کہ کتاب اللہ کے بعد صحیح ترین کتاب بخاری ہے لیکن اس کے باوجود انھوں نے صحیح بخاری کے بجائے صحیح مسلم کے ترجمے کو اس لیے ترجیح دی کہ ایک تو حدیث کے ایک عام طالب علم کے لیے بخاری کی نسبت مسلم سے استفادہ کرنا قدرے آسان ہے۔ دوسرے جامع مسلم کی بعض ایسی خصوصیات ہیں جن کی وجہ سے اسے جامع البخاری پر امتیاز حاصل ہے۔ ان میں سے ایک کو دوسری پر کسی اعتبار سے امتیاز حاصل ہو یا نہ ہو، بہرحال یہ ایک طے شدہ بات ہے کہ صحیح مسلم اور صحیح بخاری صحاح ستہ میں سے سب سے منفرد حیثیت رکھتی ہیں، اسی لیے انھیں صحیحین کہا گیا ہے۔ ان میں سے کسی ایک کا انگریزی ترجمہ ہونا چاہیے تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ جناب صدیقی صاحب نے صحیح مسلم کے ترجمے کی ذمہ داری لی اور اس کی پہلی جلد اس وقت ہمارے سامنے ہے۔

مقدمے ہی میں فاضل مترجم نے حدیث کی دینی حیثیت پر قدرے تفصیل سے بحث کی ہے جو ہر لحاظ سے کافی ووافی ہے اور اس سے ان کا نقطۂ نظر بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ اس کتاب میں اس بحث کی سخت ضرورت تھی اور فاضل مترجم نے اچھا کیا ہے کہ اسے داخل کتاب کر لیا۔

صدیقی صاحب نے احادیث کا ترجمہ کرتے ہوئے اس امر کی پوری کوشش کی ہے کہ لفظی ترجمے کے ساتھ ساتھ اصل عبارت کی معنوی روح کو بھی قائم رکھا جائے اور ظاہر ہے اس کے لیے انھیں کافی کاوش کرنا پڑی ہوگی۔ انگریزی زبان آسان ہے اور اسلوب بیان سادہ اور "ڈائرکٹ" ہے۔ انگریزی زبان کی معمولی استعداد رکھنے والا بھی اس سے بآسانی استفادہ کر سکے گا۔ فاضل مترجم نے ترجمے میں ایک اور بات کا بھی خیال رکھا ہے اور وہ یہ کہ رسول اللہ صلعم اور آپؐ کے صحابہ کے ذکر کے سلسلے میں ایک عام مسلمان جس عزت و احترام کا متمنی ہوتا ہے، صدیقی صاحب نے ترجمے اور حواشی میں اس کا پورا خیال رکھا ہے۔ اور یہ چیز غیر مسلم مصنفین کے ہاں تو سرے سے ہوتی ہی نہیں لیکن اکثر مسلمان اہل قلم بھی انگریزی تحریروں میں اس کا خیال نہیں کرتے۔

ترجمے کے علاوہ حواشی کی تدوین و ترتیب کے ضمن میں صدیقی صاحب نے جو محنت اور جانکاہی کی ہے، اس کا صحیح اندازہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا، جب تک آپ

کے سامنے اس کی ایک آدھ مثال پیش نہ کی جائے۔

زیرِ تبصرہ کتاب میں پہلی حدیث "قدر" یعنی تقدیر کے بارے میں ہے۔ اس حدیث کے راوی یحییٰ بن یعمر ہیں۔ وہ روایت کرتے ہیں کہ جس شخص نے سب سے پہلے بصرہ میں 'قدر' پر بحث کی، وہ معبد بن جہنی تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں حماد بن عبدالرحمٰن حمیدی کے ساتھ عمرہ کے لیے گیا، وہاں ہماری عبداللہ بن عمر بن خطاب سے ملاقات ہوئی ..... (یہ حدیث خاصی طویل ہے)

صدیقی صاحب نے حاشیے میں سب سے پہلے تو 'ایمان' پر بحث کی ہے اور بتایا ہے کہ اس سے کیا مراد ہے۔ یہ حدیث 'کتاب الایمان' کی ہے۔ پھر راوی یعنی یحییٰ بن یعمر کے مختصر حالات دیے ہیں اور اس کے سنِ وفات کا تعین کیا ہے۔ بعد ازاں قدر اور تقدیر پر گفتگو کی ہے اور اس کے متعلق سلف کا جو صحیح مسلک ہے، اس کا بیان ہے۔ اس کے بعد بتایا ہے کہ عمرہ کیا ہوتا ہے اور حج اور اس کے مناسک میں کیا فرق ہے۔ چنانچہ صفحہ میں ترجمے کی صرف تین سطریں ہیں اور باقی سارے صفحے میں حاشیے آگئے ہیں۔

یہ سلسلہ آخر تک اسی طرح چلا جاتا ہے۔ حواشی کی تدوین میں انھوں نے صحیح مسلم کے مشہور شارحین کی کتابوں سے مدد لی ہے اور اُن کے حوالے اکثر ملتے ہیں۔

صفحہ ۳۴ پر ایک حدیث عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے۔ اس کے حاشیے میں باریک ٹائپ کی کوئی اٹھارہ سطریں ہیں، جن میں حضرت ابن مسعود کے حالات اور حدیث و فقہ میں اُن کا جو اعلیٰ مقام ہے، اس کا ذکر ہے۔

ہم یہاں صرف ان دو مثالوں پر اکتفا کرتے ہیں، ورنہ کتاب کے ہر صفحے پر اس طرح کے مفید حواشی ہیں، جنھیں بڑے وسیع مطالعے اور گہری تحقیق کے بعد مرتب کیا گیا ہے۔

یہ ایک حقیقتِ واقعی ہے کہ ہمارے ہاں تحقیقی و علمی کام کرنے والوں کا کال ہے۔ جناب عبدالحمید صدیقی صاحب کا وجود غنیمت ہے کہ وہ تمام مشکلات کے باوجود اس راہ پر پامردی سے بڑھے جا رہے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ انھیں سازگار حالات ملیں اور اللہ تعالیٰ انھیں صحت دے تاکہ وہ اتنے مفید اور بابرکت کام کی تکمیل کر سکیں۔